تجدیدِ عہد

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے عید الاضحیٰ کے موقع پر جامع منصورہ میں عید کی نماز اور خطبے کے بعد تجدید عہد کا میثاق پڑھا اور اس کے ہر فقرے کو حاضرین دہراتے رہے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ عہد جو آپ نے کیا ہے، اس کی حیثیت یہ نہیں ہے کہ ایک عبارت بس پڑھتا گیا اور آپ اُسے دہراتے گئے، بلکہ آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ کسی اور سے نہیں، مالکِ کائنات سے عہد ہے، اور آخرت میں اس کے متعلق پوچھا جائے گا کہ تم نے یہ عہد جو کیا تھا اس کو کہاں تک پورا کیا۔ مالکِ کائنات ہر ایک شخص کے متعلق جانتا ہے کہ اُس نے بالارادہ عہد کیا ہے یا فقط ایک عبارت اپنی زبان سے دہرا دی ہے۔ مالکِ کائنات جانتا ہے کہ یہ عہد کرتے وقت آپ کی نیت اس کو پورا کرنے کی ہے یا نہیں۔ اور ایک وقت ایسا آنے والا ہے جب اس کے متعلق آپ سے باز پُرس کی جائے گی۔ اللہ کے سامنے عہد کا معاملہ ایسا زبردست اور اہم ہے کہ بنی اسرائیل کے سروں پر کوہِ طور اُٹھا کر اُن سے عہد لیا گیا تھا، تاکہ انہیں یہ احساس رہے کہ انہوں نے اس عظیم ہستی سے پیمان باندھا ہے جو پہاڑ کو اُٹھا کر اُن کے اُوپر گرا سکتی ہے۔ اس لیے آپ اس کی اہمیت اور شدت کو اچھی طرح محسوس کیجیے اور یہ عزم کر لیجیے کہ جو عہد آپ نے اپنے رب سے کیا ہے وہ ٹوٹنے نہ پائے۔ خدا سے عہد کر کے اس کو توڑ دینے سے بہتر ہے کہ عہد کیا ہی نہ جائے۔

اس سلسلے میں اوّلین بات جو میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جو عہد آپ نے کیا ہے، اس پر ثابت قدم رہنے کی کوشش کریں، اس کے تقاضوں کو سمجھیں اور انہیں پورا کرنے میں اپنی حد تک کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔

دوسری بات میں بطور تجویز آپ کے سامنے پیش کرنا ہوں کہ جن جن لوگوں کو اس عہد نامے کی چھپی ہوئی

عبارت ملے وہ کم از کم دس نسخے اپنے ہاتھ سے تیار کر کے دوسروں تک پہنچائے۔ ظاہر بات ہے کہ چھ سات کروڑ کی تعداد میں چھاپنا اور ہر مسلمان تک اُسے پہنچانا کسی کے بس کا کام نہیں ہے۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں کو یہ عہد نامہ ملے وہ اس کی دس دس نقلیں تیار کریں اور ایسے آدمیوں تک پہنچائیں جنہیں یہ مطبوعہ شکل میں نہیں پہنچا ہے۔ اس طرح یہ انشاء اللہ پوری قوم میں پھیل جائے گا۔ پھر جس کو بھی آپ یہ دیں اُسے اس کی اہمیت کا احساس دلائیں اور اس سے کہیں کہ یہ عہد خود بھی کرو اور اپنے دوستوں، محلہ داروں، اور رشتہ داروں کو بھی خداوند تعالیٰ سے یہ عہد باندھنے پر آمادہ کرو۔ لیکن جو شخص بھی اس کے لیے تیار نہ ہو اُسے مجبور نہ کریں، کیونکہ عہد کر کے توڑنے والا دہرے گناہ کا مرتکب ہوگا۔

جو بندگانِ خدا اُن پڑھ ہیں ان کو آپ یہ عہد نامہ پڑھ کر سنائیں اور عہد لینے سے پہلے ان کو یہ بات سمجھائیں کہ اس میثاق کا مدعا کیا ہے؟ اس کا مدعا صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچے اور فرمانبردار بن کر رہے، بلکہ اس کا مدعا یہ بھی ہے کہ ساری قوم اللہ سے پیمان وفا باندھے اور یہ طے کرلے کہ اب وہ اپنے معاملات کی باگ ڈور کبھی خدا کی نافرمانی کرنے والوں کے ہاتھ میں نہیں دے گی۔ خوب سمجھ لیجیے کہ کسی قوم پر ظالم و جابر، سنگ دل و بے رحم، خائن و بددیانت اور فاسق و فاجر لوگوں کا مسلط ہو جانا اللہ کا عذاب ہے جو اسی قوم پر نازل ہوتا ہے جو خود اللہ کے راستے سے بھٹک گئی ہو۔ اس عذاب سے آپ بچ ہی نہیں سکتے جب تک کہ مسلمان فرداً فرداً، اور ساری قوم بحیثیت قوم اطاعت کی راہ پر پلٹ نہ آئے، اور اچھی طرح سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ نہ کرلے کہ آئندہ وہ کسی ایسے شخص یا گروہ کو اپنا سربراہ کار نہ بنائے گی جو جھوٹا اور بے ایمان ہو، خائن اور بددیانت ہو، فاسق و فاجر ہو، شرابی اور زانی ہو، دین سے نابلد، یا دانستہ اس سے منحرف ہو۔ خدا سے کسی قوم کا پیمان وفا باندھنا لازمی طور پر یہ تقاضا کرتا ہے کہ ایک جمہوری نظام میں جب اپنے حاکموں کا انتخاب خود اس قوم کے اختیار میں ہو تو وہ بدکار و بدراہ لوگوں کو چھوڑ کر اقتدار کی باگیں اُن لوگوں کے ہاتھ میں دے جو خدا سے ڈرنے والے ہوں، ایماندار ہوں، انصاف کرنے والے ہوں، دین کو سمجھتے بھی ہوں، اُس کو نافذ کرنے کے اہل بھی ہوں، اور خلوص دل کے ساتھ اسے نافذ کرنے کا عزم بھی رکھتے ہوں۔ ورنہ اب پھر انتخاب کا موقع آنے پر اگر فساق و فجار ہی کو اقتدار مل گیا تو خوب اچھی طرح یہ سمجھ لیجیے آپ کے اس عہد کے باوجود یہ عہد آپ

کے سامنے توڑا جائے گا اور آپ کچھ نہیں کر سکیں گے۔ اس لیے میں آپ سے آخری بات یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کا فرض صرف خود عہد کرنا نہیں ہے، بلکہ جہاں تک ممکن ہو، زیادہ سے زیادہ دوسرے بندگانِ خدا تک اس کو پہنچانا اور اس کے معنی و مفہوم اور اس کے تقاضوں کو سمجھانا بھی ہے اور صاف صاف یہ بتا دینا بھی ہے کہ قومی حیثیت سے اس پر عمل نہ کرنے کے بُرے نتائج کیا ہیں۔ تمام صاحبِ ایمان اور ذی شعور لوگوں کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے وقت اور محنتوں کا زیادہ سے زیادہ حصہ ملک کے عوام میں یہ شعور پیدا کرنے پر صرف کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے کہ اب جو ہم نے عہد کیا ہے، اس کے ساتھ ہم وہ معاملہ نہ کریں جو تحریک پاکستان کے زمانے میں کیا تھا۔ اُس بدعہدی کا بدترین خمیازہ ہم بھگت چکے ہیں۔ اللہ نے اُس وقت ہماری آزمائش کے لیے ہمیں پاکستان دیا تھا۔ مگر جب ہم اپنے عہد سے پھر گئے تو اس نے ہم پر اُن جابروں کو مسلط کیا جو خلقِ خدا پر رحم کرنا نہیں جانتے تھے، ان لوگوں کو مسلط کیا جو ساری قوم کے اخلاق اور دین کا ستیاناس کرنے والے تھے، ان لوگوں کو مسلط کیا جنھوں نے قوم کو بُرائیوں کی طرف دھکیلا اور بھلائیوں کے راستے سے روکا۔

اب یہ دوسرا عہد سوچ سمجھ کر کیجیے۔ یہ اس طرح کا عہد نہ ہو جو تحریک پاکستان کے زمانے میں کیا گیا تھا۔ خداوندِ عالم ہمیں عہد شکنی سے اور اس کے بُرے نتائج سے بچائے۔